**JIBAS** (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

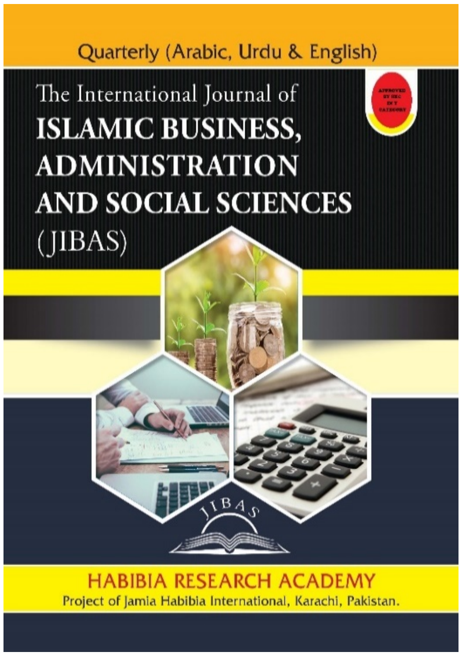


**TOPIC:**

# DIFFERENT STAGES OF ANGER AND VIEWS OF JURISTS REGARDING OCCURRENCE OF DIVORCE IN ANGER: (A RESEARCH REVIEW)

# غصے کے مختلف درجات اور ان میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کا موقف: ایک تحقیقی جائزہ

**AUTHORS:**

1. *Hafsa Batool, Lecturer Islamic Studies, Govt. Associate College for Women, Bahlwal Email ID: hafsabilal90@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-2246-571X*
2. *Dr, Hafiz Muhammad Hussain, Assistant professor and HOD, Department of Islamic studies, University of Lahore, Sargodha Campus Email ID: hmhussain.dr@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-7345-923X*
3. *Ihsan Ul Haq, M. Phil Scholar, Islamic Studies, University Of Lahore, Sargodha Campus. Email ID:Ihsankoot321@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0003-4489-2410*

**How to Cite:** *Batool, Hafsa, Hafiz Muhammad Hussain, and Ihsan Ul Haq. 2022. "DIFFERENT STAGES OF ANGER AND VIEWS OF JURISTS REGARDING OCCURRENCE OF DIVORCE IN ANGER: (A RESEARCH REVIEW): غصے کے مختلف درجات اور ان میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کا موقف: ایک تحقیقی جائزہ". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 2 (4):53-70.*
URL: *http://www.jibas.org/index.php/jibas/article/view/90*

Vol. 2, No.4 || October –December 2022 || P. 53-70
Published online: 2022-12-30

QR. Code

# DIFFERENT STAGES OF ANGER AND VIEWS OF JURISTS REGARDING (A RESEARCH REVIEW) OCCURRENCE OF DIVORCE IN ANGER:

## غصے کے مختلف درجات اور ان میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کا موقف: ایک تحقیقی جائزہ

*Hafsa Batool, Hafiz Muhammad Hussain, Ihsan Ul Haq,*

***ABSTRACT:***

*It is very important for a person to control his emotions for a pleasant married life. Anger is a human emotion in which the ability to think and understand is affected. Sometimes, in a state of anger, man performs such deeds that prove harmful to his life. Some conversations and circumstances anger him; however, he regrets his angry reactions later. When he overcomes anger he regrets his words. Divorce is declared permissible in Islam. However, it is instructed to use the right of divorce thoughtfully. In the state of anger, a person uses this right without pondering and eventually becomes a Vitim of regret. Islamic jurists have classified anger into different stages. According to the golden teachings of Islam, jurists have described rulings of divorce in these stages. In this research, the different opinions of jurists regarding the rulings on divorce in different stages of anger have been explained to eradicate ambiguities about divorce in anger.*

***Keywords*****:** *Anger, Divorce, Permissible, Islamic Jurists, Rulings on divorce, Ambiguities.*

**تمہید:** انسانی زندگی کے مختلف مراحل میں عائلی زندگی نہایت اہمیت کی حامل ہے. یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب میں ایک مشترکہ مذہبی تصور اور عمل، نکاح اور طلاق کا عمل ہے۔ اشرف المخلوقات، انسان اس کام کی وجہ سے دیگر تمام مخلوقات میں افضل و اشرف ہے۔ نکاح کے مضبوط بندھن کو توڑنے کے مختلف عوامل و اسباب ہیں۔ ان میں سے ایک اہم سبب غصہ بھی ہے۔ غصہ ایک ایسی کیفیت ہے جس میں انسان کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت متاثر ہو جاتی ہے۔ غصہ عام طور پر عقل کو زائل کر دیتا ہے۔ بظاہر اسی وجہ سے غصہ کی حالت میں شرعی اور قانونی طور پر فیصلہ کرنا ممنوع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں ذہنی دباؤ کی کیفیت ایک وبا کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ حالات حاضرہ میں برداشت کی کمی، مزاج کی جذباتیت، دینی تعلیمات سے دوری کی وجہ سے غصہ کی حالت میں طلاق دینے کے واقعات میں ہوشربا اضافہ ہو چکا ہے۔ زیر بحث موضوع، وقت کی ضرورت ہے۔ اس میں جائزہ لیا جائے گا کہ کون سے غصے اور کیسے غصہ میں طلاق واقع ہوتی ہے؟ اور اس مسئلہ میں فقہاء کی آراء اور اقوال کیا ہیں؟ زیر نظر تحقیق میں اس بحث کو اختصار کے ساتھ قلمبند کیا گیا ہے۔

**غصہ کی تعریف:** غصہ اردو زبان کا لفظ ہے۔ اردو میں غصہ کے معانی، خفگی اور ناراضگی کے ہیں۔ جبکہ عربی زبان میں اس کیفیت کے لئے "غضب" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اردو لغت کے معروف ماہر مولوی نور الحسن غصہ کی تعریف میں فرماتے ہیں: غصہ سے مراد غم، دکھ ہے۔ ایسا دکھ جس سے گلا گھٹ جائے۔ اللہ تعالی کے لئے غصہ کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالی کے لئے قہر وغضب کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔ غصہ مجازاً مذکر ہے۔

مولوی نور الحسن غضب کی وضاحت قہر، غصہ، آفت اور مصیبت سے کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

غضب، مذکر، قہر غصہ، آفت، مصیبت، نہایت بری بات، میں بہت بے جا بات کی جگہ۔[1] استاد حسن عمید غضب کے متعلق لکھتے ہیں: غضب عربی زبان کا مصدر ہے اور اس کے معنی غصہ کرنے کے ہیں۔[2] گویا غصہ اور غضب مترادف الفاظ ہیں۔

اردو زبان میں غصہ کی تعریفات سے واضح ہے کہ غصہ اور غضب ہم معنی الفاظ ہیں۔ عربی زبان میں غصہ کے لئے عموماً غضب کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

غصہ کے متعلق عربی زبان کے ماہر لغت امام ابن منظور افریقی فرماتے ہیں: اَلْغَضَبُ نَقِیْضُ الرِّضَا: غضب رضامندی کی ضد ہے۔[3]

انگریزی میں غصہ کے لئے Anger کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں Anger کے معنی یوں بیان کئے گئے ہیں:

A strong feeling of annoyance, displeasure or hostility.[4]

غصہ سے مراد برہمی، ناخوشی یا مخالفت کا مضبوط جذبہ ہے۔

غصہ کی تعریفات سے واضح ہے کہ غصہ ایک ایسا انسانی جذبہ ہے جو رنج و غم سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے خون جوش مارتا ہے اور انسان انتقام لینا چاہتا ہے۔

**غصہ کے نفسیاتی پہلو:** غصہ ایک بنیادی دفاعی قوت ہے۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جو دباؤ، تکلیف یا دھمکی کے رد عمل میں پیدا ہوتی ہے۔ معروف ماہر نفسیات ڈاکٹر ہیری ملز کے مطابق انسان غصہ کے جذبہ کے ساتھ پیدا نہیں ہوتا بلکہ بعد میں اسے سیکھتا ہے۔ بچہ اپنی بڑھوتری کے ساتھ ساتھ ماحول سے غصہ کرنا سیکھتا ہے۔ غصہ کی کیفیت پیدا ہونے سے پہلے انسان میں ایک بنیادی جذبہ پیدا ہوتا ہے جو کہ غصہ کو جنم دیتا ہے۔ یہ جذبہ خوف، دفاع یا دباؤ کا ہو سکتا ہے۔ جب یہ بنیادی جذبہ طاقتور ہو جاتا ہے تو یہ غصہ میں بدل جاتا ہے۔ بقول ماہرین نفسیات کے ایک عام بالغ فرد دن میں اوسطاً دو مرتبہ غصہ کا شکار ہوتا ہے۔

غصہ کی تعریفات اور نفسیاتی پہلو کے بعد، غصہ کے اسباب اور غصہ کی مختلف اقسام اور درجات ذکر کیے جاتے ہیں۔

**غصہ کے اسباب:** امام غزالی کے مطابق غصہ کے اسباب میں تکبر، عزت پسندی اور حمیت شامل ہیں۔ وہ اسباب جو غصے میں شدت پیدا کرتے ہیں وہ کبر، مذاح، لغو گوئی، عار دلانا، بات کاٹنا، ضد کرنا اور مال و جاہ کی حرص ہیں۔ غصہ کے علاج کے لئے لازم ہے کہ ان تمام رزائل اخلاق سے نجات حاصل کی جائے۔[5]

**غصہ کی اقسام اور درجات:**

**محمود غصہ:** محمود غصہ وہ ہے جو دین حق کے لیے ہو مثلاً جہاد میں دشمن کے خلاف غصہ۔ یا نفس و شیطان کے وساوس کے وقت غصہ آنا۔

**مذموم غصہ:** مذموم غصہ وہ ہے جو ناحق کیا جائے،[6] یہ مذموم غصہ تکبر سے پیدا ہوتا ہے۔ انسان خود کو دوسروں سے برتر سمجھ کر دوسروں پر غصہ کرتا ہے۔ شریعت مطہرہ میں اس غصہ کی ممانعت آئی ہے۔ اس غصہ کو ضبط کرنے پر بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں۔ جو شخص غصہ کو اللہ کی رضا کے لئے دبائے اس کو جنت میں من چاہی حور ملے گی۔[7]

**غصہ کے درجات:** ہوش و حواس کی منافی کرنے والے امور میں سے ایک غصہ ہے۔ غصہ کی حالت میں انسان ایسے کام بھی کر گزرتا ہے جن کے متعلق عام حالات میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ غصہ ایک ایسی طبعی کیفیت ہے جو انسانی عقل کے لیے نقصان دہ ہے۔ حافظ ابن قیم نے زادالمعاد میں غصہ کے تین درجات بیان کیے ہیں۔

i. غصہ کا پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان کی عقل متاثر نہ ہو اور جو بات کہے اپنے ارادہ سے کہے اور جانتا ہو کہ میں یہ کہہ رہا ہوں۔ یہ غصہ کا سب سے نچلا درجہ ہے اور عام طور پر غصہ میں یہی حالت ہوا کرتی ہے۔

ii. غصہ کا دوسرا درجہ یہ ہے جس میں غصہ اپنی انتہا کو پہنچ جائے یعنی انسان کو خبر نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور بغیر ارادہ کے وہ بات کر تا رہے۔ یہ غصہ کا انتہائی درجہ ہے اور یہ کیفیت شاذ و نادر پیش آتی ہے۔

غصہ کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا دونوں حالتوں کے درمیان والی حالت ہو۔ اسی طرح ماہرین نے مقدار اور معیار کے لحاظ سے بھی غصہ کی تقسیم کی ہے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

1۔ **مختصر غصہ:** (**Fight Or Flight**) یہ وقت کے لحاظ سے یہ کم دورانیے پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ دراصل انسانی جسم کی حفاظت کا خود کار انتظام ہے۔ مختصر غصہ انسان کو فوری طور پر متحرک کرتا ہے۔ یہ جلد بھڑک اٹھتا ہے اور تیزی سے نیچے اتر جاتا ہے۔

2۔ **طویل غصہ:(Grief)** یہ ایک گہرا طویل اور مسلسل احساس ہے کہ معاملات ایسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں۔ جب انسان ناقابل قبول کو قبول کرنے پر مجبور ہوتا ہے یا مسلسل ناانصافی سے کام لیا جائے تو طویل غصہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ صحت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

3۔ **شدید غصہ:(Rage)** یہ غصہ کی انتہائی کیفیت ہے اس میں دھماکہ خیز اور تباہ کن خصوصیات ہیں۔ یہ آتش فشاں کی مانند ہوتا ہے اور کسی بھی وقت، غلط بات پر آسکتا ہے۔ صحت مند حالات کو دوبارہ نافذ کرنے کے لیے یہ ایک فطری عمل ہے۔ انسان زیادہ دیر تک اس میں مبتلا رہے تو یہ انتہائی نقصان دہ ہے۔

4۔ **ٹھنڈا غصہ:(Cold Anger)** وہ غصہ جسے ٹھنڈا کر کے کسی نتیجہ خیز چیز کی طرف منتقل کر دیا جائے۔ یہ غصہ دراصل ایک دریا کی طرح ہوتا ہے جو تسلسل سے کوشش کے ذریعے چٹان میں سوراخ کر سکتا ہے۔ اس غصہ کی توانائی کو مثبت انداز میں استعمال کر کے معاشرے کے لیے مفید بنایا جاسکتا ہے۔[8]

**غصہ کے انسانی دماغ پر اثرات:** غصہ انسانی دماغ پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ غصہ کے انسانی دماغ پر اثرات کو ڈومینو افیکٹ کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ ڈومینو افیکٹ میں تین مراحل بیان کئے گئے ہیں۔

جب انسان کو غصہ آتا ہے تو میڈیکل سائنس کے مطابق انسانی دماغ دباؤ پیدا کرنے والے دو ہارمون Adrenaline اور Noradrenaline پیدا کرتا ہے۔ یہ ہارمون جسم میں سرایت کرتے ہیں۔ ان ہارمونز سے دل کی دھڑکن اور بلڈ پریشر تیز ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد دماغ لڑنے والے انسانی عضلات مثلا بازو وغیرہ کو سخت کرتا ہے۔ یہ عضلات لڑائی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔
اس کے بعد تنفس کو تیز کیا جاتا ہے تاکہ دماغ کو زیادہ آکسیجن میسر آئے۔ اس سے سینہ میں درد پیدا ہوتا ہے۔ جب دماغ کو زیادہ آکسیجن ملتی ہے تو دماغ کی شریانیں پھٹ جانے کا خدشہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کی شریان پھٹنے کے عمل کو سٹروک stroke کہا جاتا ہے۔[9]
مختصر یہ کہ جب انسان کو غصہ آتا ہے تو انسانی دماغ غصہ نافذ کرنے کے لئے بدن کو تیار کرتا ہے۔ دماغ پر دباؤ بڑھتا ہے جو دماغ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

**غصہ کے انسانی بدن پر اثرات:** انسانی دماغ کی طرح انسانی بدن پر بھی غصہ کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ غصہ کی حالت میں دل کی دھڑکن 180 تک بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ نارمل دل کی دھڑکن 80 ہے۔ اسی طرح بلڈ پریشر 80/120 سے 130/220 تک بڑھ جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن اور بلڈ پریشر بڑھنے سے دل کے دورے کا خطرہ ہوتا ہے۔
غصہ کی حالت میں انسانی بدن ایسے کیمیکل پیدا کرتا ہے جو خون کو جما دیتے ہیں۔ یہ خون کے جمے ہوئے لوتھڑے صحت کے سنگین مسائل کو جنم دیتے ہیں۔ ان سے دل کے دورے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق غصہ کے عادی افراد میں عام افراد کی بہ نسبت 19٪ دل کے دورے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔[10] اگر غصہ کو دبایا جائے تو یہ ڈپریشن کو جنم دیتا ہے۔ جو افراد اپنے غصہ کو ظاہر نہیں کر سکتے وہ ڈپریشن، ذہنی تناؤ اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔[11]

**غصہ کے مختلف درجات میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کی آراء:** غصہ کے تعارف، درجات، اقسام، انسانی بدن اور دماغ پر غصہ کے اثرات بیان کرنے کے بعد غصہ کے مختلف درجات میں وقوع طلاق کے متعلق فقہائے کرام کی آراء کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

**غصہ کے ابتدائی درجہ میں وقوع طلاق کا حکم:** عام طور پر انسان اس حد تک غصہ کرتا ہے کہ اس کے ہوش و حواس قائم رہتے ہیں، وہ ارادہ کے ساتھ بات چیت کرتا ہے اور غصہ اترنے کے بعد اسے حالت غصہ میں خود سے صادر ہونے والے اقوال و افعال یاد رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر وہ طلاق دے تو آئمہ اربعہ کے ہاں یہ طلاق نافذ ہو گی کیونکہ طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے۔ غصہ کا یہ ابتدائی درجہ ہے اور فقہائے اربعہ کے نزدیک اس حال میں دی جانے والی طلاق نافذ ہو گی۔

**احناف کی رائے:** احناف میں سے علامہ شامی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حالت غصہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے: وَيَقَعُ الطَّلَاقُ مِنْ غَضَبٍ۔[12] یعنی حالت غصہ میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

**مالکیہ کی رائے:** مالکیہ کے نزدیک بھی غصہ کی عام حالت میں طلاق نافذ ہو جائے گی۔ ابن رشد فرماتے ہیں کہ مالکیہ مذہب میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ حالت غصہ میں جس طرح قتل و قذف کی وجہ سے حدود نافذ ہوں گی۔ اسی طرح طلاق کی نذر اور طلاق کی قسم بھی نافذ ہو جائے گی: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ لَا اِخْتِلَافَ فِي الْمَذْهَبِ فِي اَنَّ النُّذُوْرَ وَ الْيَمِيْنَ بِالطَّلَاقِ لَازِمَانِ فِي الْغَضَبِ۔[13]

محمد بن احمد نے کہا کہ مذہب میں کوئی اختلاف نہیں کہ غصہ کی حالت میں نذر اور طلاق کی قسمیں نافذ ہو جاتی ہیں جیسا کہ قتل، قذف وغیر کی حدود اس صورت میں لازم ہوتی ہیں (یہ تمام تفصیل اس وقت ہے) جبکہ غصہ میں شخص مجنون نہ ہو تو مرفوع القلم نہ ہو گا۔

**شوافع کی رائے:** فقہ شافعی کے مطابق بھی غصہ کی عام حالت جو انسان کو لاحق ہوتی ہے کہ انسان اپنے اقوال و افعال کا شعور رکھتا ہے۔ ایسی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ فقہ شافعی کے مشہور محقق ماوردی حالت غصہ میں طلاق کے متعلق رقم طراز ہیں: **قَالَ الشَّافِعِي سَوَاءٌ كَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ غَضَبٍ اَوْ مَسْئَلَةِ الطَّلَاقِ اَوْ رِضًا۔**[14]

امام شافعی فرماتے ہیں کہ یہ غصہ کی حالت میں ہو یا طلاق مانگنے کی صورت میں یا رضا کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

**حنابلہ کی رائے:** حنابلہ کے نزدیک انسان حالت غصہ میں اپنے افعال و اقوال کا مکلف ہوتا ہے اس لئے اس حالت میں اس کی طلاق نافذ ہو گی۔ حنابلہ میں سے منصور بن یونس لکھتے ہیں: **وَ الْغَضْبَانُ مُكَلَّفٌ فِي حَالِ غَضَبٍ لِمَا يَصْدُرُ عَنْهُ مِنْ كُفْرٍ وَ قَتْلِ نَفْسٍ وَ أَخْذِ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ وَ طَلَاقٍ وَ غَيْرِ ذٰلِکَ۔**[15]

غضبان غصہ کی حالت میں کفر، کسی شخص کو قتل کرنے کا مال ناحق لینے اور طلاق دینے پر مکلف ہوتا ہے۔

حالت غصہ میں انسان خود سے صادر ہونے والے افعال کا مکلف ہوتا ہے جیسے کفر، قتل نفس، غصب اور طلاق وغیرہ۔ اس سلسلہ میں حنابلہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ ان کے شوہر نے غصہ میں ان سے ظہار کیا تو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ان کا ارادہ طلاق کا نہ تھا (یعنی صرف غصہ کی وجہ سے یہ فعل صادر ہوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے تم اس پر حرام ہو گئی ہو الخ۔ یعنی آپ ﷺ نے حالت غصہ میں قول کو نافذ قرار دیا۔

**عام غصہ میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کی آراء کا تجزیہ:** عام غصہ، جو انسان کو لاحق ہوتا ہے اس سے انسان کے ہوش و حواس برقرار رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص طلاق دے دے تو آئمہ اربعہ کی اتفاقی رائے یہ ہے کہ یہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس صورت میں انسان جس طرح باقی افعال و اقوال کا ذمہ دار ہوتا ہے، اسی طرح طلاق بھی نافذ ہو جائے گی۔ عام طور پر ہمارے معاشرے میں یہی صورت پیش آتی ہے لیکن لوگ اس صورت میں طلاق دے کر کہتے ہیں کہ دراصل میں غصہ میں تھا تو پتہ نہیں چلا۔ میں کیا کچھ کہہ گیا۔

**غصہ کے انتہائی درجہ میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کا موقف:** بعض اوقات انسان شدید غصہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ غصہ اس پر اس حد تک طاری ہو جاتا ہے کہ اسے اچھے برے کی تمیز نہیں رہتی۔ وہ حواس کھو بیٹھتا ہے اور مجنون کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ جنون دراصل ایک دماغی بیماری ہے جس میں مبتلا شخص کو شریعت اسلامی نے مرفوع القلم قرار دیا ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے: **رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَ عَنِ الصَّبِي حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَعْقُلَ۔**[16]

تین قسم کے لوگوں سے قلم (یعنی مکلف ہونے کا حکم) ہٹالیا گیا ہے ایک سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، دوسرا بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور تیسرے مجنون سے یہاں تک کہ عقل درست ہو جائے۔

بعض دیگر دماغی بیماریاں بھی جنون کی مانند انسان کے ہوش و حواس کو معطل کر دیتی ہیں اور انسان مجنون کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ ان دماغی ونفسیاتی امراض کے مریض پر بھی مجنون کے احکام لاگو ہوتے ہیں۔ کتب فقہ میں برسام، اغماء کو جنون کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ اور ان بیماریوں میں مبتلا افراد کو بھی مرفوع القلم قرار دیا گیا ہے۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مجنون، مبرسم اور مغمیٰ علیہ کی تعریفات ذکر کر دی جائیں۔

**مجنون کی تعریف:** مجنون عربی زبان کا لفظ ہے اور جنون سے مشتق ہے۔ لغت کے معروف محقق اویس معلوف 'المنجد' میں فرماتے ہیں کہ مجنون وہ شخص ہوتا ہے جس کی عقل زائل ہو جائے: جُنَّ جَنًّا وَ جُنُوْنًا زَالَ عَقْلُه اَو اَفْسَدَ فهو مَجْنونٌ۔[17]

جس شخص کی عقل زائل ہو جانے یا فاسد ہو جائے تو وہ مجنون ہے۔

**مغمیٰ علیہ (دماغی طور پر بیمار) کی تعریف:** اغماء بھی عقل کو لاحق ہونے والی بیماری ہے، شامی فرماتے ہیں: وَ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ هُوَ لُغَةً اَلْمُغْشِیْ قَالَ فِی التَّحْرِيْرِ اَلْاغْمَاءُ آفَةٌ فِی الْقَلْبِ اَوِ الدِّمَاغِ تَعَطَّلُ الْقُوی الْمُدْرِكَةَ عَنْ اَفْعَالِهَا مَعَ بَقَاءِ الْعَقْلِ مَغْلُوْبًا وَ الْاَعْصَمُ عَنْهُ الْاَنْبِيَاءِ وَ هُوَ فَوْقُ النَّوْمِ فَلَزِ وَمُهٗ مَا لَزِمَ۔[18]

لغت میں مغمیٰ علیہ سے مراد وہ شخص ہے جس پر غشی طاری ہو جائے۔ التحریر میں کہا کہ اغماء دل یا دماغ کی ایسی بیماری ہے جو محسوس کرنے والے اور افعال سر انجام دینے والے اعضاء کو روک دیتی ہے اور مغلوب شخص کی عقل بر قرار رہتی ہے۔ اس سے سب سے زیادہ محفوظ انبیاء ہیں اور یہ عارضہ نیند سے بڑھ کر ہے اور اسے وہ احکام لازم ہوتے ہیں جو نیند کو لازم ہوتے ہیں۔

**مدہوش کی تعریف:** مدہوش دَهِشٌ سے مشتق ہے لفظ دہشت بھی اسی سے ہے۔ مدہوش دہش کا صیغہ اسم مفعول ہے۔ احمد المقری دہش کے متعلق لکھتے ہیں کہ: دہش سے مراد عقل کا حیا یا خوف کی وجہ سے زائل ہو جانا ہے۔ دَهِشَ مِنْ بَابِ تَعِبَ ذَهَبَ عَقْلُهٗ حَيَاءً اَوْ خَوْفًا۔[19]

دَهِشَ تَعِبَ باب سے ہے اور اس سے مراد حیا یا خوف کی وجہ سے عقل کا زائل ہونا ہے۔

**متعوہ (کم عقل) کی تعریف:** الزبیدی فرماتے ہیں کہ عتہ سے مراد ایسی دماغی کمزوری ہے جو جنون کی وجہ سے نہ ہو: عَتَهَ الرَّجُلُ بِالْفَتْحِ فَهُوَ مَعْتُوْهٌ نَقَصَ اَوْ فَقَدَ عَقْلُهٗ اَوْ دَهِشَ مِنْ غَيْرِ مَسِّ جُنُوْنٍ۔[20]

عَتَهَ فتحہ کے ساتھ ہے اور اس سے مراد ہے کہ جنون کے بغیر عقل میں کمی آجائے۔

**علامہ کاسانی کی وضاحت:** علامہ کاسانی بدائع الصنائع میں نہایت جامع انداز میں مجنون، معتوہ اور مبرسم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجنون وہ ہوتا ہے جس کی عقل میں خلل ہو اور معتوہ اس کے حکم میں داخل ہے۔ احسن قول یہ ہے کہ مجنون

اور معتوہ میں فرق یہ ہے کہ معتوہ کی عقل کم ہوتی ہے۔ اس کے کلام میں اختلاط ہوتا ہے، تدبیر فاسد ہوتی ہے لیکن وہ مارتا نہیں اور گالیاں نہیں دیتا۔

مبرسم اور مغمیٰ علیہ، مدہوش بھی مجنون کے حکم میں داخل ہوتے ہیں۔ صحاح میں ہے کہ برسام ایک معروف بیماری ہے۔ طب کی بعض کتابوں میں ہے کہ یہ گرم ورم ہے جو معدے اور انتڑیوں کے درمیان پردے کو لاحق ہوتا ہے۔ پھر یہ دماغ کو لاحق ہوتا ہے۔[21]

**مذکورہ صورتوں میں طلاق کا حکم اور آراء کا تجزیہ:** ان تمام تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنون، عتہ، برسام، دہش، اغماء عقل کو لاحق ہونے والے عوارض ہیں۔ عتہ، برسام، دہش اور اغماء کے احکام بھی جنون والے ہوں گے کیونکہ ان تمام عوارض سے بھی عقل اس حد تک متاثر ہوجاتی ہے کہ انسان کو علم نہیں ہوتا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے، اس کا انجام کیا ہوگا۔ جب انسان غصہ سے اس قدر مغلوب ہوجائے کہ اچھے برے کی تمیز ختم ہوجائے تو وہ مجنون کے حکم میں ہوگا۔ مجنون کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اس مسئلہ میں آئمہ اربعہ متفق ہیں۔ چیدہ چیدہ دلائل حسب ذیل ہیں۔

**فقہائے کرام کے دلائل:** مذکورہ بالا اتفاقی رائے کے تناظر میں آئمہ اربعہ کے دلائل پیش خدمت ہیں۔

**احناف کا موقف اور دلیل:** مشہور حنفی محقق علامی شامی فرماتے ہیں: لا یَقَعُ طَلَاقُ الْمَوْلٰی۔۔۔۔وَ الْمَجْنُوْن۔[22] یعنی مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

**مالکیہ کا موقف اور دلیل:** مالکیہ حضرات کے نزدیک بھی جب غصہ جنون کی حد تک پہنچ جائے تو جنون کے احکام لاگو ہوں گے اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ معروف مالکی مؤلف ابن رشد فرماتے ہیں: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ لَا اِخْتِلَافَ فِی الْمَذْھَبِ فِی اَنَّ النُّذُوْرَ وَ الْیَمِیْنَ بِالطَّلَاقِ لَازِمانِ فِی الْغَضَبِ کَما یَلْزَمُ فِیْہِ جَمِیْعُ الْحُدُوْدِ مِنَ الْقَتْلِ وَ الْقَذَفِ وَ غَیرِ ذٰلِکَ اِذْلَیْسَ الْغَاضِبُ بِمَجْنُوْنٍ فَالْقَلَمُ عَنْہُ غَیْرُ مَرْفُوْعٍ۔[23]

محمد بن احمد نے کہا کہ مذہب میں کوئی اختلاف نہیں کہ غصہ کی حالت میں نذر اور طلاق کی قسمیں نافذ ہوجاتی ہیں جیسا کہ قتل، قذف وغیر کی حدود اس صورت میں لازم ہوتی ہیں (یہ تمام تفصیل اس وقت ہے) جبکہ غصہ میں شخص مجنون نہ ہو تو مرفوع القلم نہ ہوگا۔

اس عبارت سے مفہوم مخالف کے طور پر یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ جب غاضب مجنون کی طرح ہوجائے یعنی غصہ میں جنون کی حد تک پہنچ جائے تو وہ مجنون کی مانند مرفوع القلم ہوگا اور اسکی طلاق نافذ نہ ہوگی۔

**حنابلہ کا مؤقف اور دلیل:** حضرات حنابلہ بھی شدید غصہ جو مدہوشی تک پہنچ جائے، اسے جنون کے حکم میں داخل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس حالت میں طلاق نہ ہوگی۔ معروف حنبلی عالم منصور بن یونس لکھتے ہیں: لٰکِنْ اِنْ غَضَبَ حَتّٰی اُغْمِیَ اَوْ اَغْشٰی عَلَیْہِ لَمْ یَقَعْ طَلَاقُہٗ فِی ذٰلِکَ الْحَالِ لِزَوالِ عَقْلِہٖ فَاشْبَہَ الْمَجْنُوْنَ۔[24]

لیکن اگر اسے غصہ آیا اور وہ س پر غشی طاری ہو گئی تو حالت میں اس کی طلاق واقع نہ ہو گی کیونکہ اس کی عقل زائل ہو گئی اور وہ مجنون کے مشابہ ہو گیا۔ یعنی جب غصہ اس حد تک پہنچ جائے کہ انسان پر غشی طاری ہو جائے تو عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے انسان مجنون کے مشابہ ہو جائے گا اور اس حالت میں طلاق واقع نہ ہو گی۔ یہ حنابلہ کا موقف ہے۔

**الحاصل:** غصہ کی دو حالتوں یعنی عام غصہ جو عموماً انسان کو لاحق ہو تا ہے اور شدید غصہ یعنی جو شاذ و نادر واقع ہو تا ہے، ان دونوں حالتوں میں وقوع وعدم وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کا اتفاق اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔ فقہاء اربعہ عام غصہ کی حالت میں وقوع طلاق کے قائل ہیں جبکہ شدید غصہ جو جنون کی حد تک پہنچ جائے اس میں عدم وقوع طلاق کے قائل ہیں۔

**غصہ کا تیسرا درجہ:** ابن قیم نے ان دونوں حالتوں کے بین بین بھی ایک حالت ذکر کی ہے یعنی غصہ عام حالت سے زیادہ ہو لیکن جنون کے درجے تک نہ پہنچے تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ اس صورت میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کی دو آراء ہیں۔ متأخرین حنابلہ میں سے ابن قیم فرماتے ہیں کہ اس حالت میں طلاق واقع نہ ہو گی۔ جبکہ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

**ابن قیم کے نزدیک غصہ کے تیسرے درجے میں طلاق کا حکم:** ابن قیم متأخرین حنابلہ میں سے ہیں اور ابن قیم کے نزدیک غصہ کے اس درجہ میں طلاق واقع نہ ہو گی۔

ابن قیم اپنے رسالہ اغاثۃ اللھفان فی حکم الطلاق الغضبان میں فرماتے ہیں: **أَلثَّالِثُ أَنْ يَّستَحكِمَ وَ يُشْتَدَّ بِهٖ فَلَا يَزِيلُ عَقْلُهُ بِالْكُلِّيَةِ وَ لٰكِنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ نِيَّتِهٖ بِحَيْثُ يَنْدَمُ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ اِذَا زَالَ فَهٰذَا مَحَلُّ نَظْرٍ وَ عَدْمُ وُقُوْعٍ فِى هٰذِهِ الْحَالَةِ قَوِىٌّ مُتَّجِهٌ۔**[25]

غصہ کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ شدید غصہ آئے اور اس سے عقل زائل نہ ہو لیکن انسان اور اس کی نیت کے درمیان غصہ حائل ہو جائے کہ جب غصہ ختم ہو تو وہ خود سے صادر ہونے والے افعال پہ نادم ہو غصہ کا یہ درجہ محل نظر ہے اور قوی یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق واقع نہ ہو گی۔

ابن قیم کے مطابق جب انسان غصے کے ابتدائی اور شدید درجے کے درمیان میں ہو تو اس کی طلاق واقع نہ ہو گی۔

**ابن قیم کے دلائل:** ابن قیم نے اس مسئلہ میں آیات مبارکہ اور احادیث کریمہ سے استدلال کیا ہے۔

1۔ ابنِ قیم قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ جس طرح غصہ کی حالت میں قسم منعقد نہیں ہو گی اسی طرح طلاق بھی غصہ کی حالت میں واقع نہ ہو گی۔ **﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾**[26]

" اللہ ان قسموں میں تمہاری گرفت نہیں کرے گا جو بلا ارادہ تمہاری زبان سے نکل جائیں۔ ہاں ان کی گرفت کرے گا جن کا قصد تمہارے تمہارے دلوں نے کیا ہو۔"

2۔ ابن قیم قرآن حکیم کی اس آیت مبارکہ سے بھی استدلال کرتے ہیں جس میں اللہ تعالی فرمارہے ہیں: **﴿وَلَوْ يُعَجِّلُ اللهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾**[27]

"اور اگر اللہ لوگوں پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہوچکا ہوتا تو ہم چھوڑتے انہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔"

مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس میں حالت غضب میں انسان کی اپنی اولاد و مال کے لئے بد دعا کے منعقد ہونے میں غضب کو مانع قرار دیا گیا کیونکہ غصہ میں بھی انسان دل سے اپنے مال و اولاد کی ہلاکت نہیں چاہتا تو اللہ تعالی کی رحمت کا مقتضی ہے کہ غصہ کی حالت میں طلاق واقع نہ ہو۔

3۔ ابن قیم قرآن کریم کے ساتھ ساتھ احادیث مبارک سے بھی استدلال کرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے: **لَا طَلَاقَ وَ لَا عِتَاقَ فِي أَغْلَاقٍ۔**[28] مجبوری کی حالت میں آزادی اور طلاق واقع نہیں ہوتی۔

اس حدیث مبارکہ میں اغلاق کا لفظ آیا ہے۔ اغلاق کی تفسیر میں اہل عراق کا قول یہ ہے کہ اغلاق سے مراد غضب ہے۔ تو غصہ کی حالت میں طلاق واقع نہ ہوگی۔ اغلاق کے دو مفہوم اور بھی بیان کئے گئے ہیں۔

1) اہل حجاز کہتے ہیں کہ اغلاق سے مراد اکراہ (مجبور کرنا) ہے۔

2) علماء کا ایک گروہ کہتا ہے کہ اغلاق سے مراد ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دینا ہے۔

ان دونوں مطالب میں اغلاق سے مراد تنگی ہے کیونکہ اکراہ میں ارادہ نہیں پایا جاتا اور اگر وہ مجبور ہو کر بات نہ مانے تو اسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دینے سے رجوع کا حق ختم ہوجاتا ہے اور انسان تنگی میں پڑتا ہے۔۔

4۔ مسند احمد کی حدیث ہے: **لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.**[29] حالت غصہ میں نذر منعقد نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں غصہ میں نذر کو منعقد نہیں قرار دیا گیا۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک جگہ پر نذر پوری کرنے والے والوں کی تحسین فرمائی گئی ہے۔[30]

جب غصہ کی حالت میں نذر منعقد نہیں ہوتی جو پوری کرنا قابل تحسین ہے تو مناسب ہے کہ طلاق بھی واقع نہ ہو۔ کیونکہ طلاق دینا مباح ہے، مستحسن عمل نہیں۔

**غصہ کے درمیانی درجہ میں وقوع طلاق کے متعلق جمہور علماء کا موقف:** جمہور علماء کے نزدیک اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی کیونکہ اس صورت میں انسان غصہ کی وجہ سے مغلوب العقل نہیں ہوتا اور اس کو اپنے اقوال و افعال کا شعور ہوتا ہے۔ یہ مجنون کے حکم میں نہ ہوگا اور اس پر باقی تمام احکام بھی لاگو ہوں گے اور اس کی طلاق بھی نافذ ہوگی۔

**احناف کا موقف:** احناف میں سے ابن شامی الولو الجیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر وہ غصہ سے اس حال میں پہنچ جائے کہ اسے یاد نہ رہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو طلاق نافذ نہ ہوگی ورنہ نافذ ہوجائے گی۔

اِنْ کَانَ بِحَالٍ لَوْ غَضَبَ یَجْرِیْ عَلٰی لِسَانِہٖ مَالَا یَحْفَظُہٗ بَعْدَہٗ جَازَ لَہُ الْاِعْتِمَادُ عَلٰی قَوْلِ الشَّاھِدَیْنِ۔[31]

اگر کوئی شخص غصہ سے اس حالت کو پہنچ جائے کہ اسے یاد نہ رہے کہ وہ کیا کہتا ہے تو طلاق واقع نہ ہو گی وگرنہ وہ دو گواہوں کا محتاج ہو گا کہ اس نے استثنیٰ کیا ہے (یعنی طلاق واقع ہو جائے گی)۔

**شوافع کا موقف:** شوافع کے نزدیک بھی غصہ کے اس درجہ میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں:

وَقَالَ ابْنُ الْمُرَابِطِ: اَلْاِغْلَاقُ حَرَجُ النَّفْسِ وَلَیْسَ کُلَّا مَنْ وَقَعَ لَہٗ فَارَقَ عَقْلُہٗ وَلَوْ جَازَ عَدَمُ وُقُوْعِ طَلَاقِ الْغَضْبَانِ لَکَانَ لِکُلِّ اَحَدٍ اَنْ یَقُوْلَ فِیْمَا جَنَاہُ کُنْتُ غَضْبَانًا۔[32]

ابن المرابط نے کہا ہے کہ اغلاق سے نفس کا تنگ ہونا مراد ہے یہ بات نہیں کہ جس کو یہ ہو اس کی عقل جدا ہو جائے۔ اور اگر غصہ میں عدم وقوع طلاق کا حکم لگایا جائے تو ہر شخص جو یہ زیادتی کرے کہ وہ کہے گا میں غصہ میں تھا۔

**غصہ کے تیسرے درجے میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کی آراء کا تقابلی جائزہ:** غصہ کی ایسی حالت کہ انسان کو معمول سے زیادہ غصہ آئے مگر وہ غصہ سے مغلوب العقل نہ ہو۔ اس حالت میں وقوع طلاق کے متعلق فقہاء کرام میں اختلاف ہے۔ جمہور علماء کہتے ہیں کہ ایسے شخص کی طلاق واقع ہو جائے گی۔ متقدمین حنابلہ میں سے امام ابو داؤد اور متاخرین حنابلہ میں سے ابن قیم عدم وقوع طلاق کے قائل ہیں۔

ابن قیم نے مختلف آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے جن میں حالت غصہ کے تصرفات کو قبول نہیں کیا گیا۔ ان آیات اور احادیث پر قیاس کرکے ابن قیم فرماتے ہیں کہ حالت غصہ میں جس طرح نذر وغیرہ منعقد نہیں ہوتیں، اسی طرح طلاق بھی نافذ نہ ہو گی۔ جمہور احناف فرماتے ہیں کہ یہ آیات اور احادیث شدید غصہ پر محمول کی جائیں گی جس میں انسان کے ہوش وحواس برقرار نہ رہیں۔ درمیانے درجہ کا غصہ ہوش وحواس کے منافی نہ ہو، اس میں طلاق نافذ ہو جائے گی۔ کیونکہ عام طور پر طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے۔

**مغلوب العقل کا دعویٰ کب تسلیم کیا جائے گا؟** تحقیق کے مطابق مغلوب العقل کی طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ اس کے ہوش وحواس قائم نہیں ہوتے۔ لیکن طبی وشرعی طور پر بعض اوقات یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کون شخص واقعی مغلوب العقل ہے اور کون نہیں۔ بالخصوص غصہ کی حالت میں جو لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں وہ بعد میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ طلاق کے وقت غصہ کے مارے اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے تھے۔ عام طور پر طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے تو جب کوئی شخص طلاق کے وقت غصہ کی وجہ سے مغلوب العقل ہونے کا دعوی کرے تو یہ دعویٰ معتبر ہونے کے لئے درج ذیل شرائط ہیں۔

1. شوہر یہ دعویٰ کرے کہ طلاق دینے کے وقت میں مغلوب العقل تھا اور میری زبان سے طلاق کا لفظ اسی حالت میں نکل گیا۔
2. اس کے بعد دو معتبر مرد یا ایک معتبر مرد اور دو عورتیں یہ گواہی دیں کہ طلاق کے الفاظ کہتے وقت مغلوب العقل ہونے کی علامات اس میں موجود تھی مثلاً بہکی بہکی باتیں کرنا وغیرہ۔

3. اگر گواہ موجود نہیں تو اس شخص میں مغلوب العقل ہونے کی علامات ایک مرتبہ (کم از کم) پہلے بھی پائی گئی ہوں اور یہ شخص حلفیہ بیان دے سکے کہ الفاظ طلاق کی ادائیگی کے وقت وہ مغلوب العقل تھا۔

اگر گواہ موجود نہیں اور نہ اس واقع سے پہلے اس شخص کے مغلوب العقل ہونے کی کیفیت معروف ہے تو شوہر کی طرف سے مغلوب العقل ہونے کا دعویٰ معتبر نہ ہوگا اور نہ اس کے حلف کا اعتبار ہوگا۔[33]

**فقہ جعفریہ میں غصے کی طلاق کا حکم:** غصہ کی حالت میں طلاق کے متعلق مذکورہ صورتوں میں فقہا اربعہ کا موقف بیان کرنے کے بعد فقہ جعفریہ کا نقطہ نظر بیان کیا جارہا ہے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق غصہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ابو جعفر القمی فرماتے ہیں: **ولا يقع الطلاق باكراه ولا اجبار ولا على السكر ولا على غضب۔**[34]

طلاق مجبوری کی حالت میں، عورت کو مجبور کرنے کی صورت میں، حالت نشہ میں اور غصہ کی حالت میں واقع نہیں ہوتی۔

فقہ جعفریہ میں غصہ کی درجہ بندی نہیں کی گئی، غصہ خواہ عام درجہ کا ہو یا حد اشتعال تک پہنچے، فقہ جعفریہ کے مطابق طلاق واقع نہ ہوگی۔ ان حضرات کا معروف مؤقف یہی ہے۔

**حالت غصہ میں طلاق کے متعلق متاخرین فقہائے کرام کے فتاویٰ جات:** غصہ کی مختلف صورتوں میں وقوع طلاق کے متعلق جدید فقہائے کرام کے فتاویٰ جات پیش خدمت ہیں۔

**1۔ عام غصہ میں وقوع طلاق کے متعلق فتاویٰ جات:** گزشتہ بحث جو ابتداء میں مذکورہ ہے سے یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ غصہ میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ عام طور پر انسان کو اس حد تک غصہ آتا ہے کہ اس کے ہوش
بر قرار رہتے ہیں۔ اس حالت میں وہ اپنے ارادہ سے طلاق دے دیتا ہے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ طلاق غصہ کی حالت میں ہی دی جاتی ہے۔ غصہ کی حالت میں ایسے کنائی الفاظ کہے جائیں جو طلاق پر دلالت کرتے ہیں تو بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ذیل میں ایسے واقعات بیان کئے جائیں جب انسان معمولی درجے کے غصہ کا شکار ہو کر طلاق دے دیتا ہے۔ ان واقعات میں طلاق کے احکام مختلف کتب فتاویٰ سے بیان کئے جائیں گے۔

.1۔ **مفتی محمود حسن گنگوہی کا فتویٰ:** محمود حسن گنگوہی فرماتے ہیں:

غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص کی بیوی نے اس کے حکم کی مخالفت کی اور وہ طیش میں آگیا۔ اس کی بیوی اس حالت میں بھی بد زبانی کرتی رہی اور اس نے غصہ میں تین طلاقیں دیں. ہر طلاق میں پانچ منٹ کا وقفہ دیا کہ بیوی باز آجائے۔ کیا اس حالت میں طلاق واقع ہو جائے گی مفتی محمود حسن گنگوہی فرماتے ہیں: جس طرح رضامندی میں طلاق ہوتی ہے، غصہ کی حالت میں بھی واقع ہو جاتی ہے اس صورت میں طلاق ہو جائے گی۔[35]

**2-احمد رضا شاہ بریلوی کا موقف:** احمد رضا بریلوی کے نزدیک حالت غصہ میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ صورت مسئلہ یہ ہے کہ زید نے بحالت غضب اپنی زوجہ ہندہ کو کہا کہ تجھے میں نے طلاق دی کیا اس صورت میں طلاق واقع ہو گی۔ احمد رضا شاہ بریلوی فرماتے ہیں:

ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی۔ غضب مانع نہیں بلکہ غالباً طلاق حالت غضب میں ہی دی جاتی ہے۔ [36]

**3۔عبد اللہ غازی پوری کا نقطہ نظر:** معروف غیر مقلد محقق عبد اللہ غاری پوری غصہ کی طلاق کے متعلق فرماتے ہیں:

اگر زید کے منہ سے الفاظ طلاق طلاق طلاق بحالت غصہ بلا قصد نکل گئے تو اس صورت میں طلاق رجعی بھی واقع نہ ہوئی۔ اگر بالقصد نکلے تھے تو اگر اس وقت زید کی نیت ہندہ کو طلاق دینے کی نہ تھی تو رجعی بھی نہ ہوئی اور اگر نیت طلاق کی تھی تو رجعی عائد ہوئی۔ یہ رائے دیگر قدیم و معاصر علماء سے منفرد اور شاذ رائے ہے جبکہ جمہور علماء کے مطابق "ھذلھن جدھن" والی حدیث کی وجہ سے مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ [37]

**غصہ کی انتہائی حالت میں وقوع طلاق کے متعلق فتاویٰ جات:** بعض اوقات انسان غصہ میں طلاق دے بیٹھتا ہے اور بعد میں نادم ہوتا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ غصہ سے ہوش و حواس زائل ہو گئے تھے اور اس حالت میں طلاق دی۔ اس دعویٰ کے وقت قرائن و شواہد کی مدد سے فتویٰ دیا جاتا ہے۔ ذیل میں ایسے واقعات اور ان کے متعلق فتاویٰ جات ذکر کئے جاتے ہیں۔

**1۔ مفتی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:** مفتی رشید احمد فرماتے ہیں: صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص پانچ ماہ سے ٹی بی میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹری علاج کرا رہا تھا۔ ضعف اور ناتوانی کی وجہ سے گرم دواؤں کی گرمی دماغ کو چڑھ گئی۔ اس وجہ سے چکر آنے لگے اور ذہنی توازن متاثر ہو گیا۔ ایک دن بیوی نے بات نہ مانی تو جنونی کیفیت پیدا ہو گئی اور اسی حالت میں تین مرتبہ طلاق دے دی۔ ہوش و حواس درست ہونے پر غلطی پر سخت ندامت ہوئی۔ اس صورت میں کیا طلاق واقع ہو گئی؟

اس صورت کے بارے میں مفتی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں: اگر اس شخص کی جنونی کیفیت پہلے سے لوگوں میں مشہور تھی اور یہ شخص حلفیہ بیان دے کہ بوقت طلاق یہی جنونی کیفیت طاری تھی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ اگر جنون پہلے سے لوگوں کو معلوم نہیں اور وقت طلاق جنونی کیفیت کے طاری ہونے پر اگر پہلے جنونی کیفیت معروف نہیں تھی تو اگر دو معتبر مرد یا ایک معتبر مرد اور دو معتبر عورتیں یہ شہادت دیں کہ بوقت طلاق آپ کی جنونی کیفیت تھی تو طلاق نہیں ہوئی۔ اگر جنون پہلے سے معلوم نہیں اور وقت طلاق جنونی کیفیت کے طاری ہونے پر گواہ بھی موجود نہیں تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ [38]

**2۔احمد رضا شاہ بریلوی کی رائے:** احمد رضا شاہ بریلوی فرماتے ہیں: صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص کی بیوی شدید علیل ہو گئی۔ اس شخص کے سالے نے سمجھا کہ اس سے اپنی بیوی کو مارا ہے۔ سالے اور بہنوئی میں ہاتھا پائی ہوئی۔ جب لوگوں نے چھڑوایا تو اس شخص نے کہا کہ جس

عورت کہ وجہ سے یہ بے عزتی مجھ کو اٹھانی پڑی۔ میں نے اس کو تین طلاق پر چھوڑا۔ یہ کلمہ ایک مرتبہ کہا۔ اس وقت اس کی حالت پاگل کتے کی سی تھی۔ اب وہ اپنی بیوی کو بلاتا ہے۔ کیا طلاق واقع ہو گئی؟

اس صورت کے متعلق احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں: تین طلاقیں ہو گئیں، بے حلالہ نکاح نہیں ہو سکتا مگر جبکہ گواہان شرعی سے ثابت ہو کہ وہ واقعی اس وقت جنون کی حالت میں تھا یا یہ معلوم و مشہور ہو کہ اسے جب غصہ آتا ہے عقل سے باہر ہو جاتا ہے اور حرکات مجنونانہ اس صادر ہوتی ہیں۔ اس حالت میں اگر وہ قسم کھا کر کہہ دے گا کہ اس وقت میرا یہی حال تھا اور میں عقل سے بالکل خالی تھا تو قبول کر لیں گے اور بحکم طلاق نہ دیں گے۔ اگر جھوٹا حلف کرے گا تو وبال اس پر ہو گا۔[39]

**3۔ جاوید احمد غامدی کا نقطہ نظر:** جاوید احمد غامدی فرماتے ہیں: جدید دور میں غامدی صاحب کی رائے کو بعض حلقوں میں اہمیت دی جاتی ہے اگرچہ عامۃ المسلمین اور علماء کے طبقے میں ان کو زیادہ وقعت حاصل نہیں ہے۔ غامدی صاحب سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص غصہ میں طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اشتعال کے عالم میں، حالت غصہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔[40]

گویا ان کے نزدیک غصہ کی ہر حالت میں طلاق واقع نہیں ہو گی۔ خواہ عام غصہ ہو یا حد اشتعال تک پہنچے۔

**نتائج بحث:** طلاق ایک عائلی مسئلہ ہے جب کہ غصہ ایک ذہنی کیفیت کا نام ہے۔ طلاق ایک انتہائی حساس اور نازک مسئلہ ہے۔ درحقیقت جس طرح نکاح ایک قول اور اقرار ہے اسی طرح نکاح بھی زبان کا عمل ہے۔ شریعت اور قانون الفاظ پر فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ الفاظ ہنس کر ادا ہوں یا مسکرا کر، خوشی سے ادا ہوں یا ناراضگی سے، غصے میں ادا ہوں یا نشہ میں، مجمع میں ادا کیے جائیں یا تنہائی میں، لکھ کر دیئے جائیں یا بول کر، تمام حالات میں بہر حال اثر رکھتے ہیں اور دکھاتے ہیں۔ عصر حاضر جو کہ جذباتیت، جلد بازی، من مانی اور ناعاقبت اندیشی کا زمانہ ہے اس میں جہاں طلاق کے واقعات کی شرح میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے، وہیں پر اس کے اسباب میں غصہ کا عنصر زیادہ پایا جا رہا ہے۔ مذکورہ بالا تحقیق کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عام غصے کی حالت میں دی گئی طلاق جمہور علماء کرام کے ہاں واقع ہو جاتی ہے۔ جبکہ ایسا غصہ جس میں ہوش و حواس واقعی باقی نہ رہیں اس میں اتفاقی قول یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوتی۔ البتہ اکثر اہل تشیع، اہل حدیث علماء اور غامدی جیسے حضرات غصے میں دی گئی طلاق کے وقوع کے قائل نہیں ہیں۔ فقہاء کرام کے اقوال اور مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام کے فتاویٰ جات اوپر ذکر کر دیے گئے ہیں۔

**سفارشات:**

1. ایک گھر کا بگاڑ ایک معاشرے کا بگاڑ ہوتا ہے لہذا ہمارے معاشرے کے سرکردہ اور موثر شخصیات کو معاشرے کی اصلاح پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ وقت اور حالات کے تناظر میں ہمیں اپنی ترجیحات تبدیل کرنی چاہیے۔

2. جس طرح مختلف ذرائع ابلاغ بالخصوص پاکستانی ڈرامے عائلی نظام کو کمزور کرنے کے درپے ہیں اس کے لئے پیمرا جیسے اداروں کو نوٹس لینا چاہیے۔ اور طلاق کے رجحان کو پروان چڑھانے والے پروگرامز کو فوری اور ہمیشہ کے بند کر دینا چاہیے۔

3. ان پروگراموں کے سنسر بورڈ کے ممبران اس بات کو یقینی بنائیں کہ جو مواد اسلامی تعلیمات اور مشرقی روایات کے مخالف ہو اسے شیئر نہ کیا جائے۔

4. ذہن سازی اور نکاح اور طلاق کے معاملات کی آگاہی کیلئے اہل علم اور اہل قلم کو اپنا اپنا فرض ادا کرنا چاہیے.

5. نصاب ساز ادارے اور معلمین طلباء کے نصاب تعلیم اور نظام تعلیم میں طلاق جیسے معاملات کو بھی جگہ فراہم کریں۔

5. والدین جہاں اپنی اولاد کے لیے رشتہ تلاش کرنے اور بنانے کی تگ و دو کرتے ہیں ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ شادی سے پہلے اولاد کو شادی نبھانا بھی سکھائیں اور ازدواجی زندگی کے ممکنہ مسائل اور ان سے نبرد آزما ہونے کا طریقہ بھی سمجھائیں۔

6. معلوماتی رسائل اور تعلیمی جرائد کے ذمہ داران حضرات غصہ، ناچاقی، نشہ، جادو ٹونے کی صورت میں طلاق وغیرہ کے موضوعات کو جگہ دیں۔

**حوالہ جات وحواشی:**

---

[1] نور الحسن مولوی، **نور اللغات**، ج3، ص547۔

Noor Ul Hasan Molvi, **Noor Ul Lughaat**, vol. 3, p .547.

[2] عمید استاد حسن، **فرہنگ فارسی** (ایران: راہ رشد ناشر، 1489ھ) ص73۔

Ameed Ustad Hasan, **Farhang Farsi** (Iran: Rah E Rushd Naashir, 1489H), p. 73.

[3] افریقی امام ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور، **لسان العرب**، (بیروت: دار الصادر) ج1، ص449۔

Ifirqi Imam Abu Ul Fazal Jamal Ud Din Muhammad Bin Mukarram Ibn E Manzoor, **Lisan Ul Arab**, (Beirut: Dar Us Saadir),vol. 1,p. 449.

[4] https://en.oxforddictionares.com.

[5] ۔ الغزالی، امام ابو حامد محمد **احیاء علوم الدین** (کراچی: دار الاشاعت، س ن) ج3، ص271۔

Alghzali Imam Abu Hamid Muhammad, **Ahya Uloom Ud Din**, (Karachi: Dar-Ul-Ashaat) vol.3, p.271.

[6] ۔ الباجی ابو الولید سلیمان بن خلف الاندلسی، **المنتقی شرح موطا** (مصر: مطبعۃ السعادۃ، 1334ھ) ج7، ص215۔

Al Baaji Abu–Ul-Waleed Suleiman Bin Khalf Al Undlusi, Al Muntaqa Sharh Moattah, (Egypt, Matbaah TAS Saadah, 1334 H) vol 7, P. 215.

[7] ۔ السجستانی ابو داؤد سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داود**، باب من کظم غیظا، (ریاض: مکتبہ دار السلام، 1427ھ) ج4، ص632، رقم الحدیث 4777۔

Al- sajistani Abu Daud Suleiman Bin Ashas, Sunan Abi Daud, (Riyadh: Maktaba Dar-Us-Salam, 1427H) vol.4, P.632, Hadith No. 4777.

[8]https://www.psychologytoday.com/us/blog/brave-talk/202109/4-types-anger-everyone-should-know -about? Amp.

[9] Boerma, C. (2007, August 12). Physiology of Anger.Retrieved from https://healthmad.com/mental–health/Physiology-of–anger/.

[10] Kam, K. (2009, December 21) How Anger hurts Your Heart. Retrieved from https://www.webmed.com/balance/stress–managemat/features/how-anger-hurts-your–heart.

[11] - www.mentalhelp.net/poc/view_doc.php?type=doc&id=5805&en=116.

[12]شامی محمد امین بن عمر ابن عابدین، **رد المحتار علی در المختار**،(ریاض: دار عالم الکتب،2002)ج4، ص489۔

Shami Muhammmd Ameen Bin Umar Ibn E Abideen, **Rad Ul Muhtaar Ala Durr Ul Mukhtar,** (Riyadh: Dar E Alam Ul Kutub, 2002) vol. 4, p. 489.

[13]القرطبی ابو الولید محمد بن احمد بن رشد، **البیان والشرح والتوجیہ والتعلیل لمسائل مستخرجہ** (بیروت: دار العرب الاسلام، 1408ھ)ج3، ص155۔

Al Qurtubi Abu Al Waleed Muhammad Bin Ahmed Bin Rushd, **Al Bayan WA Sharh WA Tojeeh WA Taleel Li Masail Mustakhrija (**Beirut: Dar Ul Arab Al Islam, 1408 H) vol.3, p. 155.

[14]الماوردی ابو الحسن علی بن محمد، **الحاوی فی فقہ الامام الشافعی** (البیروت: دار الکتب العلمیہ، 1994ء)ج10، ص155۔

Al Mawardi Abu Ul Hassan Ali Bin Muhammad, **Al Hawi Fi Fiqh Al Imam Shafi,** (Beirut: Dar Ul Kutub Al Illmiah, 1994) vol.10, p.155.

[15] ۔البھوتی منصور بن یونس بن ادریس، **کشاف القناع عن متن الاقناع** (بیروت: دار الفکر، 1402ھ)ج5، ص235۔

Al Bahuti Mansur Bin Yunus Bin Idris, **Kishaf Ul Qinaa An Matan Al Iqna** (Beirut: Dar Ul Fikr, 1402H) vol.5, p.235.

[16] السجستانی ابو داؤد سلیمان بن اشعث ، **سنن ابی داؤد**، باب فی المجنون یسرق او یصیب حدا، (ریاض: مکتبہ دار السلام ،1427ھ ) )ج 4، ص 362، رقم الحدیث:4398۔

Al- sajistani Suleiman Bin Ashas Abu Daud, Sunan **Abi Daud** (Riyadh: Maktaba Salam, 1427H) vol.4,p. 362,Hadith No.4398.

[17]معلوف لویس، **المنجد فی اللغۃ العرب والادب والعلوم**،(بیروت: مکتبہ الکاثولیکیہ، 1908)ص153۔

Maluf Lowes, **Al Munjad Fi Lught Ul Arab Wa Adab Wa Uloom,**(Beirut: Maktaba Kasulikia, 1908)p.153.

[18] شامی، **رد المحتار**، 4/243۔

Shami, **Rad Ul Muhtar,** vol. 4,p. 243.

[19] المقری احمد بن محمد بن علی، **المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر** (بیروت: المکتبہ العلمیہ، س ن)ج1، ص202۔

Al Muqri Ahmed Bin Muhammad Bin Ali, **Al Misbah Ul Munir Fi Ghareeb Sharh Al Kabeer,** (Beirut: Al Maktaba Al Illmiah) vol. 1,p. 202.

[20] الزبیدی سید محمد مرتضیٰ، **تاج العروس من جواہر القاموس**،(کویت: مطبعہ حکومت الکویت، 1969)ج36، ص432۔

Al-Zubaidi Sayyed Muhammad Murtaza, **Taj Ul Uroos Min Jawahir Al Qamoos, (**Kuwait: Matbaa Ha koomat Ul Kuwait, 1969) vol. 36,p. 432.

[21]کاسانی علاء الدین ابو بکر بن مسعود، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع** (لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1986ء)۔ج3، ص238۔

Kasani Ala Ud Din Abu Bakr Bin Masud**, Badae As Sanae Fi Tarteeb Sharaeh** (Lebanon:Dar Ul Kutub Al Illmiah,1986) vol. 3,p. 238.

[22]شامی، **ردالمحتار**،4/450۔

Shami, **Rad Ul Muhtar**, vol. 4,p. 450.

[23] ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی، **البیان والشرح والتوجیہ والتعلیل لمسائل مستخرجہ** (بیروت: دارالعرب الاسلام،1408ھ)3/155۔

Qurtubi,**Al Bayan Wa Sharh Wa Tojeeh Wa Taleel Li Masail Mustakhrija,vol. 3,p. 155.**

[24] ۔ منصور بن یونس، **کشاف القناع**،5/235۔

Mansur Bin Yunus, **Kishaf Ul Qina,**vol. 5,p. 235.

[25] الجوزی محمد بن ابی بکر ابن قیم، **زاد المعاد فی ہدی خیر العباد** (کویت: مکتبہ المنار الاسلامیہ 1415ھ)5/215 وکذا فی **اغاثۃ اللہفان فی حکم طلاق الغضبان** لابن قیم الجوزیہ (بیروت: المکتبۃ الاسلامی،1406ھ)39۔

Al Joziy, Muhammad Bin Abi Bakr Ibn Qayyim **Zad Ul Miyad Fi Hadyi Khair Ul Ebad,** (Kuwait: Maktaba Minar Al Islamia, 1415H).

[26]القرآن2:225۔

Al Quran 2:225.

[27] القرآن10:11۔

Al Quran 10:11.

[28]سجستانی ابوداؤد سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، باب فی الطلاق علی غلط، (ریاض: مکتبہ دارالسلام،1427ھ)ج2،ص674،، رقم الحدیث:2193۔

Sajistani Abu Daud, **Sunan Abi Daud**, (Riyadh: Maktaba Dar Us Salam, 1427H),vol. 2,p. 674,Hadith No 2193.

[29]ابن حنبل ابوعبداللہ احمد، **مسند احمد**، (ترکی: موسسۃ الرسالۃ،1421ھ)، رقم الحدیث1988۔

Ibin Hanbal Ahmed, **Musnad Ahmed, (**Turkey: Moassasa Tur Risala,1421H),Hadith No. 1988.

[30] القرآن7:76۔

Al Quran 7:76.

[31] شامی، **ردالمحتار**،4/454۔

Shami, **Rad Ul Muhtar**,vol. 4,p. 454.

[32]العسقلانی احمد بن علی بن حجر الشافعی، **فتح الباری شرح صحیح البخاری** (بیروت: دار معرفہ،1379ھ)ج9،ص389۔

Al Asqalani Ahmed Bin Ali Bin Hajr Al Shafi,**Fath Ul Baari Sharh Sahih Al Bukhari**,(Beiru t:Dar Marfat, 1379H)vol. 9,p. 389.

[33]الشیبانی امام محمد بن الحسن، **شرح کتاب السیر الکبیر** (بیروت: دارالکتب العلمیہ،1417ھ)ج5،ص210۔

Al Shebani Imam Muhammad Bin Al Hassan, **Sharh Kitab As Ser Al Kabir,**(Beirut:Dar UL Kutb Al Illmiah,1417 H)vol. 5,p. 219.

[34] القمی، ابوجعفر محمد بن علی بن حسنین بن بابویہ، **من لایحضرہ الفقیہ** (لبنان: موسسۃ العلمی للمطبوعات۔1986)ج3،ص329۔

Alqmi Abu Jaffer Muhammad Bin Ali Bin Hasnain Bin Babwiya, **Man La Yahzuru Al Faqeeh,** (Lebanon: Moassasa Tul Illmi Lil Matbooat,1986)vol. 3,p.329.

[35] ۔ گنگوہی مفتی محمود حسن، **فتاوی محمودیہ** (کراچی: دارالافتاء جامعہ فاروقیہ، س ن)ج12، ص312،311۔

Gangoohi Mufti Mehmood Hassan, **Fatawa Mehmoodia,** (Karachi: Dar Ul Ifta Jamia Farooqia) vol. 12,p. 311,312.

[36] ۔بریلوی احمد رضا شاہ، **فتاویٰ رضویہ**(لاہور: رضافاؤنڈیشن، س ن)ج12، ص367۔

Ahmed Raza Shah, **Fatawa Rizwiyyah,** (Lahore: raza foundation) vol. 12, p. 367.

[37] ۔غازی پوری عبداللہ: **مجموعہ فتاوی**(گوجرانوالہ: دارابی الطیب،2015ء)ج1، ص764۔

Ghazi puri Abdullah, **Majmua Fatawa**(Gujranwala:Dar Abi At Tayyab,2015)vol. 1,p. 764.

[38] گنگوہی، **فتاویٰ محمودیہ**،ج12، ص307،306۔

Ganguhi, **Fatawa Mehmoodia**,vol. 12,p. 306,307.

[39] بریلوی، **فتاوی رضویہ**،ج12، ص385۔

Brelvi, **Fatawa Rizwiyyah,** vol. 12,p. 385.

[40] https://youtube/XHUP274Klr4.www.youtube.comDivorce in Islam(Al Questions)/Javed Ahmed Ghamidi.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.